REGD No. L.5254

115

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ ۶ ظہور ۱۳۳۶ ہش ۶ اگست سنہ ۱۹۵۷ء نمبر ۱۸۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۴ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع ہے۔ کہ آپ کی طبیعت کل کی نسبت کچھ بہتر ہے الحمد للہ

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

وزیر اعظم مسٹر سہروردی یورپ، امریکہ اور اردن کے دورہ کے بعد آج کراچی پہنچ رہے ہیں

اردن اور پاکستان کی طرف سے مشترکہ اعلان جاری کر دیا گیا

عمان ۵ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی اپنے اردن کے چار روزہ دورہ کے بعد رات عمان سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ آج گیارہ بجے دن کو پہنچیں گے۔ وزیر اعظم یورپ۔ امریکہ اور اردن کا دورہ ختم کر کے قریباً چھ ہفتوں کے بعد کراچی پہنچیں گے۔ کراچی عوامی لیگ اور کئی دوسری مقامی سیاسی جماعتوں اور کمیٹیوں کی طرف سے وزیر اعظم کے شاندار استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ریڈیو پاکستان اس تمام کارروائی کا آنکھوں دیکھا حال نشر کرے گا۔

رات وزیر اعظم پاکستان اور اردنی حکام کی باہمی گفتگو کے نتیجہ میں پاکستان اور اردن کا ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں دونوں ملکوں کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کے امن کے خلاف خطرناک سرگرمیوں کے متحدہ مقابلہ کے عزم کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ اپنے دورہ اردن کے دوران مسٹر سہروردی نے اردن کے شاہ حسین سے دونوں ملکوں کے باہمی مفادات کے علاوہ دوسرے بین الاقوامی امور پر بھی بات چیت کی۔ اور خصوصاً ان امور پر جن کا اسلامی ممالک پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ بات چیت انتہائی دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ شاہ حسین نے مسٹر سہروردی کے دورہ اردن کے متعلق کہا ہے کہ اس قسم کے برادرانہ دورے نہایت مفید ہوتے ہیں اور ان سے باہمی دوستانہ تعلقات اور زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوتے ہیں۔

مغربی پاکستان کے دریاؤں میں سیلاب کی حالت ختم ہو گئی

لاہور ۵ اگست۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان کے کسی دریا میں اب شدید سیلاب کی حالت نہیں رہی۔ اور سدھنائی کے قریب بھی دریائے راوی میں پانی کی سطح بدستور کم ہو رہی ہے۔ سدھنائی کے مقام پر پانی کا اخراج کم ہو گیا ہے۔ اور بند کے دائیں جانب جو شگاف پڑ گیا تھا۔ اسے پُر کرنے کی سر توڑ کوشش کی جا رہی ہے۔ شگاف میں سے بہنے والے پانی کا پھیلاؤ تین میل اور گہرائی چار فٹ ہے۔ اور دریائے چناب کی جانب بڑھ رہا ہے۔ آخری خبروں تک یہ پانی دریائے چناب سے صرف آٹھ میل دور تھا۔

خیرپور کے قریب دریائے سندھ کے بائیں کنارے میں کٹاؤ شروع ہو گیا

خیرپور ۵ اگست۔ ریڈیو پاکستان نے اے پی پی کے حوالہ سے یہ خبر نشر کی ہے۔ کہ خیرپور کے قریب دریائے سندھ کے بائیں کنارے میں کٹاؤ شروع ہو گیا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ دریائے سندھ کے سیلاب سے دریا کے بندوں کو مزید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

مولانا بھاشانی کے نکل جانے سے عوامی لیگ پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

(دلدار احمد)

کراچی ۵ اگست۔ مرکزی وزیر خوراک مسٹر دلدار احمد کل ڈھاکہ سے کراچی پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مولانا بھاشانی کے مٹھی بھر حامیوں کے عوامی لیگ سے نکل جانے کی وجہ سے عوامی لیگ کی تنظیم پر کوئی زبردست اثر نہیں پڑا۔ اور اسی سے مشرقی پاکستان میں کوئی بحران نہیں آیا۔

عرب ملکوں کے تعلقات خراب ہونے کی وجہ

بیروت ۵ اگست۔ لبنان کے صدر کامل شمعون نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ عرب ملکوں کے باہمی تعلقات خراب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بعض ملکوں نے عرب لیگ کے تمام ملکوں کے حقوق کو مساوی سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔

مولوی منیر احمد صاحب باہری کے اعزاز میں دعوت

ربوہ ۳ اگست۔ آج یہاں وکالت تبشیر کی طرف سے مکرم مولوی منیر احمد صاحب باہری کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی مکرم مولوی صاحب برما کے ملک میں عرصہ چار سال تک کامیاب فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں تشریف لائے ہیں۔ پارٹی میں ناظر و وکلاء صاحبان اور کئی بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات قبول فرمائے اور مزید خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔

عمان میں برطانوی فوجی کارروائی کی مذمت

عرب لیگ کی قرارداد

قاہرہ ۵ اگست۔ کل عرب لیگ نے اپنی ایک قرارداد میں عمان میں برطانوی فوجی کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے اسے مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے خطرہ قرار دیا ہے۔ قرارداد میں باندونگ کانفرنس کے ممبر ملکوں سے اس معاملہ میں مداخلت کرنے کی اپیل بھی کی گئی۔ کل قاہرہ میں عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبد الخالق حسونہ نے باندونگ کانفرنس کے ممبر ملکوں کے نمائندوں سے صلاح و مشورہ بھی کیا۔

کشمیر میں استصواب کے لئے سلامتی کونسل ایک حد مقرر کرے

لاہور ۵ اگست۔ کل یہاں جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے کارکنوں کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم پر پورے اعتماد کا اظہار کیا گیا قرارداد میں مزید کہا گیا کہ سلامتی کونسل کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ استصواب رائے عامہ کے لئے ایک حد مقرر کر دے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۵۷ء

ہماری گذارشات

پچھلے دنوں اہل حدیث اور دیوبندی اہل علم حضرات پر کئی ایک قاتلانہ حملے ہوئے ہیں اور خون ریزی تک نوبت پہنچی ہے اور پھر ان کی مساجد پر بھی قبضے کئے گئے ہیں۔ جن کی روئیداد نہایت دردناک انداز میں اہل حدیث کے ترجمان الاعتصام میں شائع ہوتی رہی ہے اور الاعتصام نے پاکستان کی سالمیت اور اسلام کا واسطہ دے دے کر لمبے لمبے وعظ بھی کئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے خود اس کو اس سے کوئی عبرت حاصل نہیں ہوتی اور اسی طرح کبھی جماعت احمدیہ کے خلاف اور کبھی شیعوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے میں مصروف ہے۔

کچھ دن ہوئے ہم نے مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی کا ایک حوالہ دے کر ایک اداریہ میں خواہش ظاہر کی تھی کہ تمام اسلامی فرقوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے عقائد ہی اختلافات کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں اور اس ضمن میں ہم نے حدیث "اختلاف امتی رحمۃ" کا حوالہ دے کر بتایا تھا کہ اختلاف عقائد کی ایک مستحسن صورت بھی ہے جس کی طرف حدیث متذکرہ میں اشارہ کیا گیا ہے لیکن ان لوگوں کی طبیعت میں فساد فی الارض کے جراثیم کچھ اس طرح رچے ہوئے ہیں کہ ہماری ان مبنی برحسن نیت گذارشات کو بھی تبلیغ قسم اختلافات پیدا کرنے کا بہانہ بنا لیا گیا ہے۔

چنانچہ الاعتصام نے اپنی اشاعت مورخہ ۲ اگست ۱۹۵۷ء میں ایک ادارتی نوٹ "قادیانی تحقیق" کے زیر عنوان سپرد قلم کیا ہے جس میں حسب عادت "قادیانیوں" کو دو چار گالیاں سنا دی ہیں اور اس طرح اہل حدیثی اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ ذرا انداز گفتگو ملاحظہ فرمائیے۔

"زمرۂ قادیانیت کے محققین میں یہ عجیب بات دیکھی کہ انہوں نے جب کسی مسئلہ پر اظہار خیال فرمایا اپنی جہالت اور نافہمی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے"۔

بات صرف اتنی ہے کہ الاعتصام کے زعم میں حدیث "اختلاف امتی رحمۃ" صحیح حدیث نہیں اور کہ موضوعات کی کتابوں میں پوری وضاحت سے یہ لکھا ہے کہ:۔

زعم کثیر من الائمۃ انہ لا اصل لہ

ظاہر ہے کہ اس قول کے مطابق آئمہ کا بھی ایک گروہ ایسا ثابت ہوتا ہے جو اسکو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ ہم نے اپنے اداریہ میں اشارہ کر دیا تھا کہ عقلاً بھی بعض اختلافات واقعی رحمۃ ہو سکتے ہیں اس لحاظ سے درایتاً بھی اس کی صحت پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت ذوق دہلوی کا یہ مصرعہ تو سنا ہی ہوگا ؎

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اختلاف قبیح بھی ہوتا ہے اور مستحسن بھی چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے بھی اختلاف لیل و نہار کو اپنی آیات کے طور پر پیش کیا ہے

یہ تو خیر جملہ معترضہ کے طور پر تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اہل حدیث اور دیوبندی کہلانے والوں کا جن کو اپنے علم دین پر بڑا ناز ہے اس قدر اخلاق کیوں گرا ہوا ہے کہ جب ان کے علماء اور مساجد پر حملے ہوتے ہیں تو واویلا مچا دینا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر خود جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے آخر سوچنا چاہیئے کہ اس پست اخلاقی کی کیا وجوہات ہیں کہ بات کرنے سے پہلے دو چار گالیاں حریف کو سنا دی جائیں۔

اخلاق کی بات چلی ہے تو ایک بات اور بھی سن لیجئے یہ لوگ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اپنے آپ کو پکا مسلمان سمجھتے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں کو جن میں احمدی بھی شامل ہیں مرتد اور واجب القتل بتاتے ہیں۔ مگر اخلاق کا یہ عالم ہے کہ ہم تو ہمیشہ اہل حدیث کو اہل حدیث ہی لکھتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کریم کے نزدیک تنابز بالالقاب گناہ ہے مگر یہ پکے مسلمان ہیں ہمیشہ اور عمداً احمدی کی بجائے قادیانی یا مرزائی لکھتے ہیں۔ اب دیکھا جا سکتا ہے کہ کون قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرتا ہے اور کون اس کی توہین کرتا ہے۔

ہم نے جو حوالہ مولانا عبد الماجد صاحب کا مختصراً دیا تھا۔ وہ مفصل حسب ذیل ہے:۔

"احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے یہ رسالہ اس کا پورا مرقع ہے۔ جماعت کے مشن یورپ امریکہ مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ ماریشس، انڈونیشیا، نائیجریا اور ہندوستان اور پاکستان کے خدا معلوم کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں ان سب کی فہرست اور ان کی کارگزاریاں ان سے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ ڈچ اسپینی۔ فارسی۔ برمی۔ ملایا۔ تامل۔ ملیالم۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ ہندی اور اردو زبان میں ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آ جائے گا۔ اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں ایک تازیانۂ غیرت کا کام دے گا۔ کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان کی جیسی"

(صدق جدید، ۲ جون ۱۹۵۷ء)

ہم نے جیسا کہ اوپر بتایا ہے اس کے آخری دو فقرے سے کہ یہ جتانا چاہا تھا کہ اختلاف عقائد تو معمولی بات ہے یہ تو ہونا ہی ہے بلکہ اس کا ایک مستحسن پہلو بھی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ دوسرے مسلمان بھی اختلافات کو برداشت کرنے کی کوشش کریں اور جو سرگرمی عمل مولانا نے احمدیوں میں دیکھی ہے اکثر الاعتصام جیسے دوست بجائے اس کے کہ خود ایسی سرگرمی عمل دکھائیں الٹا احمدیوں کے خلاف شر انگیزی کرنے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ الاعتصام نے یہ ادارتی نوٹ لکھکر خود ہی ثبوت بہم پہنچا دیا ہے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے لکھتا ہے کہ ہم یعنی احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ نبی آخر الزمان نہیں مانتے اس کا سیدھا جواب تو یہ ہے کہ "لعنت اللہ علی الکاذبین" ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ قیامت تک آنحضرت کی نبوت ہی قائم رہے گی۔ البتہ ہمارا وہی عقیدہ ہے جو بانی دیوبند حضرت محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ ہے کہ:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

(تحذیر الناس ص۲۸)

(باقی ص۶ پر)

گوتم بدھ پر ناستک ہونے کا الزام اور اس کی تردید

بدھ مت کی قدیم کتب اور اشوک کے کتبوں میں خدا کا ذکر

مسعود احمد

مغربی محققین کی ریسرچ

انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر کو اس لحاظ سے بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ کہ اس زمانہ میں مغربی محققین نے حضرت گوتم بدھ کی زندگی اور ان کے نام پر پھیلی ہوئی تعلیمات کے بارے میں ریسرچ کر کے اہل مغرب کو مشرق کی اس عظیم مذہبی تحریک سے روشناس کرایا جو بدھ مت کے نام سے موسوم ہے۔ اس سے قبل ان علاقوں کے سوا کہ جن میں بدھ مذہب کا دور دورہ ہے۔ باقی دنیا کو اس مذہب کی مروجہ تعلیمات کے متعلق کچھ زیادہ علم نہ تھا۔ مغربی محققین کی ریسرچ اس لحاظ سے دنیا کے لئے بہت کچھ ازدیادِ علم کا موجب ہوئی۔ لیکن ان کی اس کاوش اور جدوجہد کے نتیجے میں دنیا یہ معلوم کر کے حیران رہ گئی کہ اس عظیم مذہبی تحریک کا بانی خدا کی ہستی کا ہی قائل نہ تھا۔ اس زمانے کے مغربی محققین کی کتابوں میں جا بجا اس امر کا تذکرہ ملتا ہے۔ کہ بدھ خدا، روح اور وحی و الہام پر ایمان نہ رکھتا تھا اس نے صرف اخلاق کا ایک ایسا ضابطہ دنیا میں پیش کیا۔ کہ اس میں انسان کی نجات خود اس کے اپنے وجود اور اچھے اعمال کے ساتھ وابستہ تھی۔ اور اس میں نجات کے لئے کسی خارجی طاقت یا بالاتر ہستی پر انحصار رکھنے کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ چنانچہ سنسکرت زبان اور مشرقی علوم کے مشہور برطانوی سکالر سر مونیئر ولیمز اپنی کتاب Buddhism مطبوعہ ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۵۳۹ پر لکھتے ہیں:۔

"بدھ مت نے دنیا میں آکر خالق کائنات کو تسلیم کرنے اور ایک بالاتر ہستی پر انحصار رکھنے سے انکار کیا۔ اس نے اس امر کا بھی انکار کیا۔ کہ روح بھی کوئی چیز ہے۔ پھر یہ خارجی وحی و الہام کا بھی قائل نہ تھا۔ اور نہ اس میں حقیقی عبادت کا کوئی تصور موجود تھا۔"

اسی طرح ڈاکٹر منزیر نے "تاریخ مذاہب" میں بدھ مت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"بدھ مت ایک ایسا مذہب ہے۔ جس میں نہ خدا ہے نہ عبادت اور نہ برہمن ہیں نہ پوجا پاٹ۔ اس کی ترقی میں نہ دینی عقائد کا کوئی دخل ہے اور نہ دینی رسومات کا کیونکہ یہ دونوں میں سے کسی ایک کا بھی قائل نہیں۔ اس کی کامیابی اور اس کی ترقی تمام تر اخلاقی نظریات اور خارجی تنظیم کی مرہون منت ہے۔"

بدھ کے پیرووں کی روش

اگر دیکھا جائے تو حضرت گوتم بدھ اور ان کی تعلیم کے متعلق ایسا نظریہ قائم کرنے میں مغربی محققین ایک حد تک معذور تھے۔ کیونکہ اس وقت خود حضرت گوتم بدھ کے پیرو بھی اسی نظریہ پر قائم تھے کہ خدا کوئی چیز نہیں۔ چنانچہ بدھ ازم کی زمانہ حال کی مشہور کتاب The Buddhist Catechism مصنفہ ایچ۔ ایس اولکوٹ میں بھی یہی کچھ لکھا ہے۔ اس کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کو سوال و جواب کے رنگ میں نہایت سہل طریق پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے اب تک چوالیس سے بھی زیادہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اس کے بارے میں بدھوں کے مذہبی راہنما ایچ سمنگالا نے لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کو بغور پڑھنے میں اس کے حرف حرف کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور سفارش کرتا ہوں کہ تمام بدھسٹ سکولوں میں اس کتاب کو نصاب کے طور پر پڑھایا جائے۔ اس کے صفحہ ۵۸ پر اس سوال کے جواب میں کہ بدھ اور دوسرے مذاہب کے درمیان کیا فرق ہے؟ لکھا ہے۔

"بدھ مذہب اور دوسرے مذاہب کے درمیان دیگر متعدد اختلافی امور کے علاوہ حسب ذیل امتیازات پائے جاتے ہیں۔

یہ ایک خالق خدا کے وجود کو تسلیم کئے بغیر انتہائی نیکی اور پارسائی کی تعلیم دیتا ہے۔

یہ ہمیشہ قائم رہنے والی توہم پرستانہ روح کو تسلیم کئے بغیر جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بالآخر جسم کو چھوڑ جاتی ہے۔ زندگی میں تسلسل کا قائل ہے۔ یہ ایک ایسی خوشی کی ضمانت دیتا ہے۔ کہ جو ایک مقصود بالذات جنت سے مبرا ہے یہ خدا کے نائب کا درجہ رکھنے والے ایک منجی کے بغیر نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ یہ ایک نفس مزکی کے بغیر تزکیہ کی تعلیم دیتا ہے۔ اس میں نہ مذہبی رسوم ہیں نہ عبادات نہ فدیہ، نہ ایسے اولیاء اور مذہبی تقدس رکھنے والے وجود جو درمیانی واسطے کا کام دیں، یہ نروان کی شکل میں ایسے انتہائی کمال کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو تمام جانداروں کے ساتھ محبت و رافت کے ساتھ پیش آنے کے اصول پر پاک اور بے غرض زندگی گزارنے سے اسی زندگی میں پایا جا سکتا ہے

اے دیدۂ حق بیں ذرا مجھ پر بھی نظر کر

آیا ہوں یہاں دستِ مسیحا سے سنور کر
اے دیدۂ حق بیں ذرا مجھ پر بھی نظر کر

کی نذر متاعِ دل و جاں بھی تو کیا کیا
ناداں یہاں آتے ہیں دل و جاں سے گزر کر

ڈھل ڈھل کے ہی کٹ جاتی ہے ان کی سیاہی
لازم ہے کہ ہر رات کو رو رو کے سحر کر

منزل بھی نہیں دور، ہے رہبر بھی میسّر
تو قلب و نظر کو ذرا سرگرم سفر کر

اک بار بھی جس رہ میں لُٹے غیرت و ایماں
بہتر ہے کہ اس راہ سے سو بار حذر کر

مظلوم ہوں میں عرش پہ پہنچیں مرے نالے
فریاد! کہ پیدا مری آہوں میں اثر کر

یا رب دلِ ناہید کو دے اپنی محبت
خورشید بنا ذرّے کو قطرے کو گہر کر

عبدالمنان ناہید

ظاہر ہے کہ یہ تعلیم جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے سراسر دہریت پر مبنی ہے۔ اور فی الحقیقت ایک ایسی تحریک جس میں خدا کی ہستی کا سرے سے انکار کیا گیا ہو۔ مذہبی تحریک نہیں کہلا سکتی۔ بایں ہمہ چونکہ بدھ مت ایک مذہب کہلاتا ہے۔ اور اس کو پیش کرنے والے حضرت گوتم بدھ کو دنیا کے کروڑوں کروڑ انسان اپنا مذہبی پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے دنیا کے واسطے یہ انکشاف ایک عقدۂ لاینحل سے کم نہ تھا یعنی یہ کہ اگر فی الواقعہ گوتم بدھ خدا کے قائل نہ تھے تو پھر دنیا کے کروڑوں کروڑ انسان اپنی روحانی تشنگی بجھانے کی خاطر کس طرح ان کے قدموں میں آگرے اور نعوذ باللہ دہریہ ہونے کے باوجود گوتم بدھ کو ایسی قوت قدسی کیسے میسر آگئی۔ کہ انہوں نے اپنے وقت کے برہمن ازم کے خلاف آواز بلند کرکے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور بدھ مت دنیا کے کثیر حصوں میں پھیل گیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اعلان

بہرحال انیسویں صدی کے اواخر میں مغربی محققین میں سے بعض دہریت کی طرف طبعی میلان رکھنے کی وجہ سے گوتم بدھ کی بے لوث اور پاک زندگی سے متاثر ہونے کے باعث اور بعض عیسائیت کے مقابلہ میں بدھ مت کو بدنام کرنے کی نیت سے اس امر کو شدت سے پیش کر رہے تھے۔ کہ گوتم خدا کے منکر یعنے ناستک تھے۔ اس پر طرفہ تماشا یہ تھا کہ خود ان کے ماننے والوں کا ایک بڑا طبقہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کہ ہمارے مذہب کا امتیازی نشان ہی یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے وجود کو تسلیم نہ کرکے بھی حقیقی نیکی اور حقیقی پارسائی کی ضمانت دیتا ہے۔ عین اسی زمانہ میں جبکہ ہر چہار طرف سے گوتم بدھ پر ناستک ہونے کا الزام لگایا جا رہا تھا۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو موعود اقوام عالم کی حیثیت سے اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ اس نظریہ کی پُر زور تردید فرمائی۔ اور اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ حضرت گوتم بدھ خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ تھے اعلان فرمایا:

"اور ہم بیان کرچکے ہیں کہ بدھ شیطان کا بھی قائل ہے۔ ایسا ہی دوزخ اور بہشت اور ملائک اور قیامت کو بھی مانتا ہے۔ اور یہ الزام کہ بدھ خدا کا منکر ہے محض افترا ہے۔ بلکہ بدھ ویدانت کا منکر ہے۔ اور ان جسمانی خداؤں کا منکر ہے جو ہندو مذہب میں بنائے گئے تھے۔ ہاں وہ وید پر بہت نکتہ چینی کرتا ہے۔ اور موجودہ وید کو صحیح نہیں مانتا۔ اور اس کو بگڑی ہوئی اور محرف و مبدل کتاب خیال کرتا ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں ص۸۹)

اس حال میں کہ تمام مغربی محققین اور خود بدھ مت کے پیرو یہ کہہ رہے تھے کہ گوتم بدھ خدا کے قائل نہ تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا مذکورہ بالا اعلان ایک زبردست اعلان تھا۔ اگرچہ اس وقت کے حالات میں یہ عجیب معلوم ہوتا تھا۔ لیکن تھا ایک ابدی صداقت پر مبنی اور وہ ابدی صداقت خود آپ کے اپنے ہی الفاظ میں یہ ہے کہ:

"جتنے بھی خدا کی طرف سے نبی بھیجے سب اسی لئے تھے کہ تا انسانوں اور دوسری مخلوق کی پرستش دور کرکے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں۔ اور ان کی خدمت یہی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ کا مضمون زمین پر چمکے۔ جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں)

حضرت گوتم بدھ کی اپنی تعلیم

چنانچہ جب ہم اس نقطہ نگاہ سے بدھ مت کی قدیم کتب کا جو حضرت گوتم بدھ کی تعلیم پر مشتمل سمجھی جاتی ہیں مطالعہ کرتے ہیں تو اس امر کے باوجود کہ وہ کتابیں حضرت گوتم بدھ کی وفات کے کئی سو سال بعد لکھی گئیں۔ اور وہ مرور زمانہ کے ہاتھوں برابر تحریف کا شکار ہوتی چلی آرہی ہیں۔ ان میں بہت سی ایسی باتیں درج ہیں جو ایک فرستادۂ برحق کے منہ سے کبھی نہیں نکل سکتیں۔ پھر بھی ہمیں ان میں بعض ایسی باتیں ملتی ہیں۔ جو اس حقیقت پر گواہ ہیں۔ کہ حضرت گوتم بدھ خدا کے قائل تھے۔ اور وہ دوسروں کو خدا تک پہنچانے کا راستہ بتانے کے لئے ہی مبعوث ہوئے تھے۔

بدھ مذہب کی قدیم کتب

بدھ مذہب کی قدیم کتب تین حصوں پر مشتمل ہیں۔ اور تری پیٹکا (Tripitaka) کے نام سے موسوم ہیں۔ جس کے لفظی معنے ہیں تین پٹاریاں

پہلا حصہ ونائے Vinaya کہلاتا ہے۔

دوسرے کو ستا Satta کہتے ہیں اور

تیسرے کا نام ہے ابھی دھمہ Abhi Dhama

ان میں سے دوسرا حصہ یعنے ستا حسب ذیل پانچ مجموعوں پر مشتمل ہے:-

(۱) دیگھ نکائے (Digha — Nikaya)

(۲) مجھم نکائے (Majjhim Nikaya)

(۳) سمیتا نکائے (Sumyutta Nikaya)

(۴) انگوتارا نکائے (Anguttara Nikaya)

(۵) کھدا کا نکائے (Khuddaka Nikaya)

ان میں سے پہلے دو مجموعوں یعنے دیگھ نکائے اور مجھم نکائے میں حضرت گوتم بدھ کے بہت سے مکالمے ہیں انگلستان کے مشہور بدھسٹ سکالر (رہس ڈیوڈس (T. W. Rhys Davids) نے ان میں سے بعض مکالموں کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو Dialogues of the Buddha کے نام سے موسوم ہے۔ یہ مکالمے پروفیسر میکسملر (F. Max Muller) کے مرتبہ کردہ سلسلہ کتب الموسوم بہ Sacred Books of Buddhists کی دوسری جلد میں طبع شدہ موجود ہیں۔ ان میں سے تیرھواں اور آخری مکالمہ تے وگا ستانا Tevigga Suttana)

تعلق رکھتا ہے۔ کہ انسان خدا کو کس طرح پا سکتا ہے۔ اس میں حضرت گوتم بدھ نے اس امر کو وضاحت سے بیان کیا ہے کہ آجکل کے برہمن جو اصل راستے سے دور جا پڑے ہیں۔ خدا تک پہنچانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ خدا تک وہی پہنچا سکتا ہے جو خدا کی طرف سے آیا ہو۔ اور جس نے خدا کو اس طرح دیکھا ہو جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کو دیکھتا۔ اور اس سے بالمشافہ گفتگو کرتا ہے۔ آخر میں حضرت گوتم بدھ نے دعوے کیا ہے۔ کہ برہمن خدا کو نہیں جانتے میں خدا کو جانتا ہوں۔ اور اس کی آسمانی بادشاہت کو میں نے دیکھا ہے۔ کیونکہ میں پیدا ہی اس آسمانی بادشاہت میں ہوا ہوں۔

آئندہ اشاعت میں ہم اس اہم مکالمے کا پس منظر اور اس کے مضامین کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱۲ اگست بروز اتوار

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بتاریخ ۲۵ اگست بروز اتوار یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا جائے گا تمام جماعتیں اس دن جلسہ ہائے سیرت النبی منعقد کریں۔ اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن پر تقاریر کی جائیں:

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری سابق مبلغ سیرالیون کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے:

117

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام

(از مکرم فضل دین صاحب بشیر آباد اسٹیٹ)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے پیغام صلح میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف محدث تھے۔ گویا مصری صاحب

"ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد"

کی مثل کے پورے مصداق بنے ہیں۔ ۱۹۴۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے صریح خلاف مسیح کے باپ ہونے کی تائید کی تھی۔ اب حضور کے مقام کی تردید میں قلم اٹھایا ہے۔ مگر اس پر کچھ لکھنے سے پہلے شیخ صاحب اگر اپنی حلفیہ شہادت اور دیگر ۱۹۳۷ء تک کی تحریرات کے رد میں کوئی واضح دلائل پیش کر کے دوبارہ اعتماد قائم کر لیتے تو بہتر ہوتا۔ کیونکہ آپ نے ۱۹۳۵ء میں ایک حلفیہ بیان تحریری دیا تھا۔ جس کا عکس رسالہ فرقان قادیان بابت ماہ فروری۔ مارچ ۱۹۴۳ء صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

"میں حضرت صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں۔ جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفسِ نبوت میں میں نہ اُس وقت فرق کرتا تھا نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ لفظ جن معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی السبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہوں۔ یعنی شریعت جدیدہ کے بغیر نبی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت اور حضورؐ کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔"

(عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء)

اس واضح شہادت پر ہم شیخ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ۱۹۰۵ء سے ۱۹۳۵ء تک آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتے رہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کے

"دیگر نبیوں اور رسولوں کو نفس نبوت میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا نہ اب کرتا ہوں" اور آپ کے اس عقیدہ کی بنیاد "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا"

کیا اب وہ تحریرات آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں، کس بنا پر اُس عقیدہ اور ایمان سے انحراف کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور "جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔ مگر اس کے بالمقابل شیخ صاحب کا موجودہ عقیدہ ملاحظہ ہو۔

"جناب میاں محمود احمد صاحب اور ان کی جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حمامۃ البشریٰ میں صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ انہیں جو فطرتی جوہر عطا ہوا ہے وہ محدثیت کا ہے ...... اس لئے رسالت کا دعویٰ ان کی طرف منسوب کرنا سخت غلطی اور ارتکاب غلو ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:-

"حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے نبی بن گئے تحکّم اور غلو نہیں تو اور کیا ہے؟"

(پیغام صلح ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

شیخ صاحب پر یہ انکشاف نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہوا۔ نہ آپ کے بعد ۱۹۳۷ء تک ہی ہوا۔ غیر مبائعین کے ساتھ بغل گیر ہوتے ہی یہ انکشاف ہو گیا کہ آپ صرف محدث تھے۔ شیخ صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ پہلے وہ ناواقف تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ قبل ازیں جانتے اور سمجھتے تھے اور ان اعتراضات کے جوابات انہوں نے اپنے قلم سے مولوی محمد علی صاحب کو تحریر کئے۔ چنانچہ اس اعتراض پر مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو مخاطب کر کے شیخ صاحب لکھتے ہیں:-

۱۔ نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل وحی الٰہی میں جو لفظ نبی اور رسول کا آتا اس کے معنے اور تعریف جو اپنی ذات پر چسپاں کرتے اس کو محدث یا جزوی اور ناقص نبی کے معنوں میں تعبیر یا موسوم کرتے مگر ۵ر دسمبر ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے نبی اور رسول کو صحیح قرآنی اصطلاح میں استعمال کیا۔ اور لفظ محدث جو صحیح حقیقت کو ظاہر نہ کرتا تھا ترک کر دیا اور اس اعلان کے بعد آپ نے تا وفات پھر اپنے حق میں لفظ محدث یا جزوی نبی اور ناقص نبی استعمال نہ کیا۔ جیسا کہ ایک غلطی کا ازالہ کی عبارت قابل توجہ ہے۔ ہم اس جگہ بعض اقتباس رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے نقل کرتے ہیں۔"

۲۔ پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ "ہم جناب مولوی صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ایک غلطی کے ازالہ کے بعد کسی کتاب یا تقریر میں سے حضرت صاحب کے اپنی ذات کے واسطے استعمال شدہ لفظ محدث یا جزوی اور ناقص نبی پیش کریں جیسا کہ ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت صاحب استعمال کرتے تھے۔ اگر نہیں پیش کر سکتے اور ہرگز نہیں پیش کر سکتے۔ تو مولوی صاحب پر خود اتمام حجت ہو چکی کہ واقعی ایک غلطی کے ازالہ نے یہ تبدیلی واقعہ کر دی۔"

۳۔ پھر نبوت کی تعریف کے متعلق تبدیلی واقع ہونے کے متعلق جو عقیدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے شیخ صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ دعوےٰ ہے کہ اس تشریح کو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک وقت میں محدثیت بھی کہا ہے مگر بعد میں یہ کہا کہ اسکو محدثیت نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ بحکم الٰہی اس کو صرف نبوت کی ہی تشریح قرار دیا۔ اس دعوےٰ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسے قوی و زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے جو مضبوطی میں پہاڑ کی مانند ہیں اور ان سے ٹکرانے والا اپنے سر کو پاش پاش کر دے گا۔ مگر ان کو اپنی جگہ سے ہلانے میں قطعاً کامیاب نہ ہوگا۔ چنانچہ اس وقت تک باوجود اس کے کہ آپ نے جس قدر ممکن تھا زور لگایا۔ مگر ان کے ایک شعشعہ کو بھی غلط ثابت نہ کر سکے اور جہاں تک خدا نے مجھے سمجھ دی ہے۔ اس کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ ان شاء اللہ آیندہ بھی آپ کو کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔"

(الفضل ۲۷ر جنوری ۱۹۲۲ء)

پس اب مصری صاحب بھی یاد رکھیں کہ بقول خود اس پہاڑ سے ٹکرا کر اپنے سر کو ہی پاش پاش کریں گے۔ مگر اپنے مقصد اور ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ ان کی کوشش کے باوجود خدا کے مسیحؑ کا سچا جانشین ترقی پر ترقی کرتا چلا جا رہا ہے مگر غیر مبائعین ناکام و نامراد رہیں گے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے انی مع الرسول اقوم۔ شیخ صاحب کا حلفیہ بیان اور دیگر تحریرات جو ۱۹۳۵ء سے پہلے کی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ آپ اس ایمان و عقیدہ سے آج انحراف کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی تحریرات کی بناء پر جو جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا شیخ صاحب کو چاہیے کہ پہلے آپ اپنی سابقہ تحریرات جو کہ غیر مبائعین کے جواب میں لکھی تھیں اور حلفیہ بیان کے متعلق فیصلہ کریں۔ ورنہ اس قدر اخفاء حق اور کتمان حقیقت کے مرتکب انسان کی اب کوئی تحریر بھی قابل اعتماد نہیں ہو سکتی ہے جب تک اپنی تحریروں کے متعلق فیصلہ نہیں کرتے کہ آخر ۱۹۳۷ء سے قبل کی تحریرات اور موجودہ تحریرات میں زمین و آسمان کا فرق کیوں ہے؟

اعلان نکاح و رخصتانہ

مکرم چوہدری مہر دین صاحب سیلز منیجر لطیف برادرز ریل بازار لاہور کے نکاح کا اعلان لاہور میں مورخہ ۲۸/۵۷ کو مکرم شیخ محبوب الرحمٰن صاحب نے عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت ٹھیکیدار عبدالخالق صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۱۳ر جولائی کو بعد نماز مغرب دعوت ولیمہ ہوئی جس میں متعدد احباب نے شرکت فرمائی۔ عزیزہ امۃ الرؤف حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم آف نیلا گنبد کی نواسی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(ملک سعادت احمد ملک جی برادرز لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا دوسرا سالانہ اجتماع

۷-۸ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا

خدام الاحمدیہ کی اپنے معین اور محدود لائحہ عمل کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ اجتماعی طور پر مجلس کے خدام اس کے عملی نمونہ میں حصہ لیں۔ مرکز میں سال میں ایک مرتبہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ لیکن اس میں ہر خادم شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ کراچی کے تمام اراکین خدام الاحمدیہ کو اس کی عملی تربیت دینے کے لئے ہر سال ایک اجتماع مرکز میں اجتماع کے نمونہ پر منعقد ہو۔ چنانچہ گزشتہ سال اس سلسلہ کا پہلا اجتماع منعقد ہوا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اثرات اور برکات اور نتائج کے لحاظ سے نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کی حوصلہ افزائی ایک پیغام کے ذریعہ فرمائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال یہ اجتماع ہوا کرے تاکہ فوائد اور برکات جاری رہیں۔ چنانچہ ہمارا دوسرا سالانہ اجتماع انشاءاللہ تعالیٰ ۷-۸ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ۔ اتوار کراچی میں منعقد ہوگا۔ جس میں کراچی کے ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے۔ دیگر قریب کی مجالس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن سے بھی توقع ہے کہ وہ گذشتہ سال کی طرح اس اجتماع میں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں گی۔ تا ایسے خدام جو مرکزی اجتماع میں ذاتی طور پر شریک نہیں ہو سکتے وہ کراچی کے اجتماع میں شامل ہو جائیں۔ گذشتہ اجتماع میں مجالس حیدرآباد۔ ڈرگ روڈ اور محمود آباد کے کافی اراکین شامل ہوئے تھے۔ امسال ان مجالس سے خاص طور پر اور دوسری قریبی مجالس سے عام طور پر توقع کی جاتی ہے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں شریک ہوں گی۔

بیرونی مجالس کے قیام و طعام کا انتظام مجلس کراچی کے ذمہ ہوگا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ جہاں اس اجتماع کو ہمارے لئے پوری برکات کا حامل ہونے کی دعا فرمائیں وہاں اس سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں۔ ایسے تمام مشورے شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

عبد المجید قائد خدام الاحمدیہ - احمدیہ ہال میگزین لین - کراچی ۳

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی قرارداد تعزیت

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم مخلص صحابہ میں سے ایک مبارک وجود اور صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ نیز درویشی میں شمولیت کا بھی انہیں فخر حاصل تھا

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت بھائی جی مرحوم و مغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بھائی جی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز آپ کے لواحقین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ عرصہ دراز سے دمہ کی مریض ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ اور عمر دراز عطا کرے
چوہدری انور احمد گکھڑ منڈی

(۲) خاکسار کا بھائی مرزا ضمیر علی لائلپور میں بیمار ہے۔ اور مرزا محمد حسن بیگ صاحب سکنہ پتوکی کی لڑکی معارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔
مرزا نذیر علی۔ ربوہ

(۳) میرے چھوٹے بھائی محمد سلیم کے گلے پر تین دن سے پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ بخار کی بھی شکایت ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
محمد حمید قریشی کارکن دفتر خزانہ۔ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ انتخاب

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ نومبر سے مجلس کا نیا سال شروع ہو جاتا ہے۔ امسال ان انتخابات کے لئے یکم سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ جملہ مجالس اس عرصہ میں اپنے انتخابات مکمل کر کے مرکز میں بغرض منظوری بھجوا دیں۔ انتخاب سے قبل قواعد انتخابات کا پڑھ کر سنانا ضروری ہے جو عام اطلاع کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

شرائط و طریق انتخابات

۹۵ - کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا -

ا - کہ وہ پنج وقتہ نماز با جماعت کا پابند ہو۔

ب - چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

ج - راست باز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ :- یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

د - مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ڈاڑھی رکھے۔ لیکن اگر کوئی ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو صدر مجلس سے استثنائی حالات میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

۹۹ - صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا اور نائب صدر ملک۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ قائد مقامی و زعماء حلقہ کا ایک سال کے لئے

۱۰۴ - کسی خادم کا ایک عہدے پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ انتخاب منظور نہیں کیا جائے گا (تاہم صدر مجلس استثنائی صورتوں میں منظوری دینے کا مجاز ہوگا)

۱۰۵ - قائد ضلع قائد مقامی کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا امیر (یا پریذیڈنٹ) کی صدارت میں ہوگا جس کی رپورٹ صدر اجلاس اپنی رائے کے ساتھ بغرض منظوری صدر مجلس کو بھجوا دیں گے۔

۱۰۶ - یہ انتخاب بذریعہ ووٹ اور اعلانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑے کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخاب میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرے۔

۱۰۷ - پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۸ - ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا

۱۰۹ - عہدیداران ملک۔ علاقہ۔ ضلع و مقامی کی منظوری صدر مجلس سے حاصل کی جائیگی صدر ہر عہدیدار کا تقرر رد کر سکتا ہے۔

۱۱۰ - زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس کی خدمت میں پیش ہوگی۔

۱۱۱ - رد شدہ امیدواران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

باندھی میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۸ جولائی کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ باندھی ضلع نوابشاہ کے زیر اہتمام ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو خاکسار نے کی۔ مولوی محمد عمر صاحب شاہد بی اے آنرز نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات و فیوض قیامت تک جاری ہیں۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کو دلکش انداز میں بیان فرمایا۔ بالآخر صاحب صدر نے دعا فرمائی۔

سید علی اکبر شاہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد باندھی ضلع نوابشاہ سندھ

(۴) چوہدری عطاء اللہ خاں صاحب کاٹھ گڑھی چک $\frac{3}{\text{ٹی-ڈی-اے}}$ ضلع سرگودھا ایک ہفتہ سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا کرے۔ آمین
عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی شاہد واقف زندگی۔ سیالکوٹ شہر

منگلا ڈیم

دریائے جہلم پر منگلا ڈیم کا منصوبہ ان بے شمار منصوبوں میں سے ایک ہے جو اس وقت ذرائع آبپاشی کی توسیع کے لئے حکومت پاکستان کے زیر غور ہیں۔ یہ منصوبہ ابتدائی مراحل سے گذر چکا ہے۔ اور اب اس پر عمل درآمد ہونے والا ہے اس منصوبہ کے مطابق مقام منگلا پر جہاں دریائے جہلم دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر کر میدانی علاقہ میں داخل ہوتا ہے۔ ایک بند لگا کر پانی کو اوپر پہاڑی علاقہ میں روک لیا جائیگا اور بائیں کنارے والی پہاڑی کے پہلو کی طرف سے پانی کو دریائے جہلم سے نہر اپر جہلم میں اس طرح ڈالا جائیگا۔ کہ سال بھر پانی اتنی مقدار میں حاصل ہوتا رہے۔ جس سے پن بجلی بھی پیدا ہوتی رہے اور دریائے جہلم سے نکلنے والی نہروں میں بھی پانی ان کی اضافہ شدہ وسعت کے مطابق جاری رہ سکے

یہ علاقہ جس میں پانی جمع کر کے جھیل بنائی جائے گی قدرتی پہاڑوں سے گھرا ہؤا ہے۔ مجوزہ جھیل کی بیرونی حدود پر پختہ برجیاں بنا دی گئی ہیں۔ تا کہ عوام کو معلوم ہو سکے کہ کس قدر اور کہاں تک اس کام کے لئے رقبہ درکار ہے۔

یہ جھیل ایک سو مربع میل رقبہ میں ہوگی اور آزاد کشمیر کے قریباً ۴۴ ہزار ایکڑ رقبہ کو متاثر کرے گی۔ متاثرہ رقبہ میں سے ۲۰ ہزار ایکڑ رقبہ قابل کاشت ہے اور قریباً ۲۴ ہزار ایکڑ بنجر۔ پہاڑی۔ پتھریلا اور ناقابل کاشت ہے۔ اس کے علاوہ دس ہزار پانچ سو ایکڑ رقبہ علاقہ پاکستان کا بھی متاثر ہوگا۔

جو رقبہ اس جھیل میں شامل کیا جائیگا اس کے مالکان کو ان کی خواہش کے مطابق مناسب معاوضہ دیا جائے گا جو اشخاص نقد قیمت کی بجائے زمین حاصل کرنا چاہیں گے انہیں پاکستان میں مناسب نہری زمین دی جائے گی۔ رقبہ متاثرہ کے زمینداروں کو ان کی آبادکاری کا مناسب اور مکمل انتظام کرنے کے بعد منگلا ڈیم کے علاقہ سے منتقل کیا جائیگا۔

آزاد کشمیر کے کل متاثرہ رقبہ میں سے قریباً بیس ہزار ایکڑ رقبہ میں اس وقت کاشت ہو رہی ہے۔ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے جھیل بن جانے کے بعد یہ رقبہ قابل کاشت نہیں رہے گا۔ اور اس سے پیداوار حاصل نہیں ہو سکے گی مگر حقیقت یہ ہے کہ فصل ربیع کے موقعہ پر جھیل میں پانی اتر جایا کرے گا اور قریباً دس ہزار ایکڑ رقبہ میں گندم نخود وغیرہ کی کاشت ہو سکے گی۔ اندازہ ہے کہ اس دس ہزار ایکڑ رقبہ سے ربیع کی اسی قدر پیداوار حاصل ہو جایا کرے گی جس قدر اس وقت موجودہ بیس ہزار ایکڑ سے ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس رقبہ میں بھل پڑی ہوگی اور ساتھ ہی وتر بھی کافی ہوگا۔ اس لئے اس کی پیداوار لازمی طور پر موجودہ بارانی رقبہ کی پیداوار سے قریب قریب دوگنی ہوگی۔ اس طرح فصل ربیع کی پیداوار میں بجائے کمی کے یقیناً اضافہ ہوگا۔ جہاں تک فصل خریف کا تعلق ہے یہ درست ہے۔ کہ اس فصل کی بعض اجناس مثلاً باجرہ جوار وغیرہ اس بیس ہزار ایکڑ رقبہ کے اس حصہ میں جو ان دنوں فصل خریف میں زیر کاشت آتا ہے کاشت نہیں ہو سکیگا مگر مجموعی پیداوار پر اس کا اثر نہیں پڑیگا جس کی وجہ یہ ہے کہ جھیل کے کناروں پر باہر کی طرف دور تک نمی رہے گی اور اس وتر کی بنا پر اس رقبہ میں فصلوں کی کاشت میں سہولت رہے گی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ فصل خریف کی مجموعی کاشت اور پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس صورت حال کے پیش نظر توقع یہ ہے کہ بیس ہزار ایکڑ رقبہ جھیل میں آ جانے کے باوجود اس رقبہ کی پیداوار بڑھ جائے گی۔

اس منصوبہ پر عمل درآمد سے نہ صرف کافی پانی مہیا ہو سکے گا۔ بلکہ اس سے اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جس سے پاکستان کو بالعموم اور علاقہ آزاد کشمیر کو بالخصوص بے حد فائدہ پہنچے گا اس منصوبہ سے جو فائدے حاصل ہوں گے ان میں بعض حسب ذیل ہیں۔

دریائے جہلم کے فالتو پانی کو جو اس وقت سمندر میں گر کر ضائع ہو رہا ہے۔ اس جھیل میں جمع کر کے کام میں لایا جائیگا اندازہ ہے کہ جھیل میں سال بھر میں اس قدر پانی جمع ہو جایا کرے گا جو قریباً تیس لاکھ ایکڑ مزید رقبہ کی آبپاشی کے لئے کافی ہوگا۔

(۲) اس پانی کے ذریعہ تین لاکھ کلوواٹ دائمی بجلی پیدا ہو سکے گی۔ سال کے آٹھ مہینوں یعنی مارچ سے اکتوبر تک کے عرصہ میں مزید دو لاکھ کلوواٹ بجلی حسب ضرورت پیدا کی جا سکے گی

(۳) اس برقی قوت سے زراعت میں توسیع ہوگی۔

(۴) جھیل کے ساحلی علاقہ میں بجلی سے پمپ لگا کر سستے داموں آبپاشی کی جا سکے گی۔ چنانچہ علاقہ کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ملک کے اندر سستے داموں بجلی فراہم کی جا سکے گی

(۵) سستی بجلی مہیا ہو جانے پر آزاد کشمیر کی معدنی ترقی میں اضافہ ہوگا اور اس وقت تک جن معدنیات سے پوری طرح فائدہ حاصل نہیں کیا گیا بجلی مہیا ہو جانے کے بعد انہیں آسانی سے نکالا جا سکے گا علاقہ میرپور میں اعلیٰ قسم کا بکسائیٹ جس سے ایلومینیم کی دھات تیار ہوتی ہے۔ بڑی مقدار میں موجود ہے۔ مگر تاحال اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا سستی بجلی مہیا ہونے پر آزاد کشمیر کی اس صنعت کو بھی فروغ حاصل ہوگا علاقہ آزاد کشمیر کو سستی بجلی کی فراہمی سے صنعتی ترقی میں مدد ملے گی جو گھریلو دستکاریاں مثلاً دستی کھڈیاں وغیرہ اس وقت پسماندہ حالت میں ہیں۔ بجلی حاصل ہونے کے بعد فروغ پا سکیں گی اور مقامی باشندوں کو کپڑا اور سامان ضرورت سستی قیمت پر مل سکے گا مختصر یہ کہ علاقہ کی زرعی اقتصادی اور سماجی بہبود کے علاوہ کافی تعداد میں لوگوں کو روزگار بھی مل جائے گا

(۷) دریائے جہلم کے سیلابوں پر قابو پایا جا سکے گا اور عوام اس دریا کی آئے دن کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ مصنوعی جھیل کے بن جانے سے اس جگہ مچھلی پیدا کرنے کے بڑے اچھے مواقع ہوں گے اور آزاد کشمیر کا ضلع میرپور جو مہاشیر قسم کی مچھلی کی پیداوار اور شکار کے لئے پہلے ہی مشہور ہے زیادہ کشش کا باعث بن جائے گا اندازہ ہے اس جھیل سے سالانہ پچاس ہزار من مچھلی حاصل ہو سکے گی جو ملک کی خوراک کی پیداوار میں اضافہ کا باعث ہو گی

عمان میں بغاوت کے اسباب

حکومت مسقط کا بیان

لندن یکم اگست (بذریعہ ریڈیو) سلطان مسقط اور عمان کے ایک ترجمان نے عمان کی حالیہ شورش کے شروع ہونے کے وجوہ ایک بیان کے ذریعے واضح کئے ہیں اس بیان میں یہ بات بڑی وضاحت سے کہی گئی ہے کہ بغاوت ملک کے باہر سے شروع ہوئی ہے۔ اور وہیں سے اس کی مالی امداد بھی ہو رہی ہے یہ اعلانیہ ۲۱ر جولائی کو مسقط سے جاری کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بیرونی نشریات کے ذریعے عمان میں موجودہ بے اطمینانی کو ہوا دی جا رہی ہے اور اسے ایسا لباس پہنایا جا رہا ہے جو اس کا نہیں۔ اس بغاوت کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

عمان کی تمام سرحدیں ایک ہی ملک ہیں جس پر البوسعید خاندان کی گزشتہ دوسو برس سے زیادہ عرصہ سے حکومت ہے۔ اس کا نام مسقط اور عمان اس لئے رکھا گیا تاکہ اس کے اور عمان کے ساحلی علاقے کے شیوخ کے مابین امتیاز کیا جا سکے ۱۹۵۵ء تک اس تمام علاقے میں امن و امان۔ اطمینان اور سکون تھا کہ ایک ہمسایہ ملک نے دخل اندازی کر کے بغاوت کی تخم ریزی کی۔ شیوخ اور قبائل میں رشوت تقسیم کی گئی۔ اور انہیں اپنے حکمران کے خلاف اکسایا گیا اس رشوت ستانی کو روکنے کے لئے سلطان نے یہ ضروری خیال کیا کہ ملک کے امن کی فوج کے ذریعے حفاظت کی جائے۔ چنانچہ ملک میں پھر امن قائم ہو گیا۔ اور لوگ خوش و خرم زندگی بسر کرنے لگے۔ اس وقت طالب بن علی نے جو بیرونی رشوت حاصل کر رہا تھا۔ ملک سے باہر جا کر اسی حکومت کے ہاں پناہ حاصل کر لی۔ جو اسے رشوت دے رہی تھی اور وہ دو سال وہاں رہا۔ اس عرصے میں وہاں کی حکومت نے اسے اسلحہ اور نئی قسم کے فوجی سامان کے علاوہ کافی مالی امداد دی کہ وہ ملک میں شورش برپا کرے۔ وہ اس سامان کے ساتھ واپس آیا۔ اور یہ سارا اسلحہ اور سامان ملک میں سمگل کر لیا۔ اس نے اس نے کھلے بندوں امن کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ وہ اپنے ساتھ باہر سے ایسے تربیت یافتہ فوجی لایا تھا۔ جنہیں اس حکومت نے بھیجا جہاں وہ پناہ گزین تھا

مسقط کے اس سرکاری اعلانیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ طالب بن علی کے ساتھ ڈیڑھ دو سو کے قریب لوگ ہیں۔ اور یہی لوگ اس کے حامی ہیں۔ عمان کے کسی اور قبیلے نے اس باغی کا ساتھ نہیں دیا ما سوائے ایک شیخ سلیمان بن حمیار اور اس کے قبیلے کے۔ یہاں تک کہ خود اسکے اپنے قبیلے نے اس کی حمایت نہیں کی اور وہ اس کے اور اس کی کارروائیوں کے خلاف ہیں

118

اٹھرا کی گولیاں "ہمدرد نسواں" دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں قیمت کورس -/-/۱۹ روپے

نئے آغاخان کی طرف سے پاکستان کے مستقبل میں گہری دلچسپی کا اظہار

کراچی ۵ اگست ۔ نئے آغاخاں پرنس کریم نے کہا ہے کہ وہ اپنے مرحوم دادا کی طرح پاکستان کے مستقبل میں گہری دلچسپی لیتے رہیں گے ۔ کل کراچی میں نئے آغاخاں نے اپنے تینتیس ہزار پیروؤں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی ۔ انہوں نے کہا پاکستان کے لئے میرے دل میں عدد درجہ احترام ہے ۔ انہوں نے کہا میرے دادا پاکستان کے بانیوں میں سے ایک تھے ۔ نئے آغاخاں نے کہا ہے کہ میں وفاداری کے ساتھ اپنے مرحوم دادا کے نقش قدم پر چلتا رہوں گا ۔

پرنس کریم نے بتایا کہ چونکہ ان کا یہ دورہ ابتدائی ہے اس لئے پاکستان کے دوسرے علاقوں میں ابھی ان کے لئے جانا ممکن نہیں ۔ البتہ آئندہ دسمبر میں وہ دوبارہ پاکستان آئیں گے اور اپنے دوسرے پیروؤں سے ملیں گے ۔ آج کراچی کے ۲۵ ہزار اسماعیلی اپنے نئے رہنما سے اظہار وفاداری کریں گے ۔

آج رات بیگم سکندر مرزا نے نئے آغاخاں کے اعزاز میں ڈنر دیا جس میں کابینہ کے اراکین مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندے اور دوسرے معزز شہری شریک ہوئے ۔

مصر کی روش پر عراق کا اظہار افسوس

بغداد ۵ اگست ۔ بغداد ریڈیو کے ایک نشریہ میں کہا گیا ہے کہ مصر نے جنگ فلسطین کے سلسلہ میں عراقی رویہ پر جو تنقید اور حملے کئے ہیں عراق کو اس پر سخت افسوس ہے نشریہ میں کہا گیا ہے ۔ مصر کی طرف سے گذشتہ کئی سال سے تنقید کا جو لامتناہی سلسلہ جاری ہے اس کے باوجود وزیر اعظم علی جودت الایوبی کی کابینہ نے مصر کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تاکہ دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات بحال ہو جائیں ۔ اور گذشتہ دشمنوں کی پیدا کردہ غلط فہمیاں دور ہو سکیں ۔ عراق آئندہ بھی عربوں کے قومی مطالبات کا حامی رہے گا ۔ وہ عرب ملکوں سے بخوشی تعاون کرے گا ۔ لیکن ایک بھائی کے خلاف دوسرے عرب ملک کے غیر ضروری حملے بڑے افسوسناک ہیں ۔

انتخابات کے سوال پر مرکزی کابینہ کا اجلاس

کراچی ۵ اگست باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم سہروردی کی واپسی پر مرکزی کابینہ کا ایک اجلاس طلب کیا جائے گا ۔ جس میں عام انتخابات مارچ ۵۸ء میں منعقد کرانے کے سوال پر تفصیل کے ساتھ غور کیا جائے گا ۔ توقع ہے کہ اس کے بعد وزیر اعظم اس سلسلے میں کوئی قطعی رائے ظاہر کریں گے ۔

دریں اثناء کراچی میں بعض مرکزی اور صوبائی لیڈروں نے اس اختلافی بحث پر اظہار افسوس کیا ہے جو عام انتخابات کے بارے میں گذشتہ کئی روز سے جاری ہے

جنوبی افریقہ آزاد جمہوریہ بنے گا

لندن ۵ اگست ۔ جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایرک لو نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کو ایک آزاد اور خود مختار جمہوریہ بنا دیا جائے ۔

آپ نے مزید کہا یہ فیصلہ بعد میں تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا کہ آیا جمہوریہ جنوبی افریقہ کو برطانوی کامن ویلتھ کے اندر رہنا چاہیے یا نہیں ۔ آپ نے کہا ہم اس سلسلہ میں قبل از وقت کوئی وعدہ نہیں کر سکتے ۔ مسٹر لو نے کہا کہ ملک کو جمہوریہ بنانے کے متعلق سفید فام باشندوں کا استصواب کرایا جائے گا ۔

اردن کے لئے عراقی امداد

بغداد ۵ اگست ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت عراق نے اردن کو ۱۵ لاکھ عراقی دیناروں کی مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اردن اپنے صنعتی اور زرعی منصوبوں کی تکمیل کر سکے ۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اردن کو مستقبل قریب میں مزید امداد بھی دی جائے گی ۔

مسٹر ڈلیس واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن ۵ اگست لندن میں تخفیف اسلحہ کی بات چیت میں حصہ لینے کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس کل رات واشنگٹن پہنچ گئے ۔ آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا "اب مجھے اس امر کا پہلے سے کہیں زیادہ احساس ہو گیا ہے کہ ہمیں انتہائی مشکل کام درپیش ہے"

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

حاصل مطلب آیت کریمہ (یعنی آیت خاتم النبیین) اس صورت میں یہ ہوگا۔ کہ ابوت معروفہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی فرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو لفظ خاتم النبیین شاھد ہے"

(تحذیر الناس صفحہ ۱۰)

اس طرح اس مسئلہ میں اہل حدیث دیوبندی اور احمدی سب ایک عقیدہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ اہل حدیث اور دیوبندیوں کی مخالفت بھی ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے بریلوی حضرات کرتے ہیں۔ گویا جو اعتراض خود ان کے اپنے پر کیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ لوگ دیانت سے اتنے دور ہو گئے ہیں۔ کہ وہی اعتراض احمدیوں پر ڈھال کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو مشتعل کر کے ملک کو فساد فی الارض کا میدان بنانا چاہتے ہیں۔ سو اگر اس عقیدہ کی وجہ سے احمدی خدا نخواستہ امت محمدیہ میں نہیں تو اہل حدیث اور دیوبندی بھی نہیں کسی بریلوی سے پوچھ کر دیکھ لیجئے

آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

اس کے باوجود ہم احمدی اہل حدیث ۔ دیوبندی حتّٰی کہ جماعت اسلامی کے ارکان کو بھی امت محمدیہ میں گردانتے ہیں اور کفر دون کفر کو ارتداد اور وجہ قتل نہیں مانتے احمدیوں کے نزدیک ہر مسلمان جو اپنے آپ کو امت محمدیہ میں ہونے کا مقر ہو اور کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہو قانون کی نظر میں مسلمان ہے اور وہ تمام مسلمانوں کے برابر سیاسی اور معاشرتی حقوق رکھتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان سے اسے محروم نہیں کر سکتی۔

آپ ہی بتائیے کہ یہ عقیدہ اسلامی اتحاد کے لئے مفید ہے یا آپ کا عقیدہ کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر دوسروں کو کافر جہنمی اور واجب القتل ٹھہرانا

آخر میں ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ پاکستان اور اسلام پر رحم کیجئے اور اسلام کے مختلف فرقوں میں منافرت پھیلا کر انتشار کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرنے سے باز آجائیے۔ اور دلوں میں مالک یوم الدین کا خوف پیدا کیجئے تاکہ اسلام کا کارواں پھر جادہ پیما ہو۔

وما علینا الا البلاغ

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قابل رشک صحت اور طاقت
قرص نور
طب یونانی کی مایہ ناز ادویات کا لاثانی مرکب
جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ ۔ ضعف دل و دماغ دل کی دھڑکن کمزوری مثانہ ۔ پیشاب کی کثرت عام جسمانی کمزوری چہرہ کی زردی کا بفضلہ یقینی زود اثر اور مستقل علاج ۔ قیمت فی شیشی چار روپے
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴